

بیابہ مجلس شیخ الحدیث

داوات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

صنطہ و ترتیب : مولانا عبد القیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

دودھ میں برکت کا وظیفہ | ۱۹ اکتوبر ۸۶ء ایک صاحب نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ بچپن سے دودھ نہیں دے رہی۔ ارشاد فرمایا۔ مٹھ کا ڈھیلے آؤ۔ وہ صاحب مٹھی کا ڈھیلہ لاتے۔ حضرت مدظلہ نے مٹھی کے ڈھیلے پر دم کرنے کے۔ کچھ پڑھنا شروع کیا تو سب حاضرین سے فرمایا کہ سب سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کریں پھر معوذتین اور ان من الحجارۃ تا عما تعملون۔ سب حاضرین سے پڑھوائیں اور فرمایا کہ سب اس مٹھی کے ڈھیلے پر دم کریں۔ احقر کو اس دوران یہ خیال رہا کہ حضرت مدظلہ جس طرح اپنے عام معمولات اور معاملات میں اپنے لئے کسی شخصی امتیاز کا اہتمام نہیں کرتے اسی طرح دم تعویذ میں بھی اپنے لئے کسی شخصی اور انفرادی امتیازات سے حتی الوسع اجتناب فرماتے ہیں۔ بلکہ شخصی امتیاز اور انفرادیت کی جہاں بھی کوئی ادنیٰ جھلک ابھرتی ہے آپ اپنے غفل و کردار اور حسن تدبیر سے اس کو دفن کر دیتے ہیں۔ ع

کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

طلباء میں تعمیری کام | ۸ دسمبر ۸۶ء۔ طالبان علوم نبوت کے لئے عموماً اور طلبائے دارالعلوم حقانیہ کے کی ضرورت و اہمیت | لئے خصوصاً تربیتی و اصلاحی تقریبات کے انعقاد اور ان میں تحریری و تقریری صلاحیتیں اجاگر کرنے کے سلسلے میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اہم ہدایات اور تجاویز ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مولانا عبدالحلیم صاحب دیروزی مدرس دارالعلوم حقانیہ حاضر خدمت ہوئے۔

حضرت شیخ مدظلہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔ اچھا ہوا کہ مولانا بھی تشریف لے آئے۔ طلبہ کے فکری، دینی اور اخلاقی و تربیتی پروگراموں میں مولانا کو بھی ساتھ لے لیں۔ اور مزید ارشاد فرمایا کہ۔

یابوس ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اور طلبہ میں مثبت اور تعمیری کام کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ جب شیخ العرب والجمع حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ نے ایک حدیث بیان فرمائی

اذا دایت شحاً مطاعاً و هوئی متبعاً و دیناً مؤثراً و اعجاب کل ذی رای برایہ

لے ہوا شحاً بخل و قیل البخل مع الحرص و قیل البخل فی افراد الامور و احادھا و الشح عام و قیل البخل بالمال و الشح بالمال و المعروف (حاشیہ ابو

فعليک یعنی بنفسک ودع عنک العوام

یعنی حب بخل اور کجیوسی مطاع اور منبوع ہو جائے لوگ اتفاق فی سبیل اللہ پر بخل، ذخیرہ اندوزی اور زر پرستی کو ترجیح دینے لگیں خواہ مناسبات کی پیروی کی جانے لگے۔ نماز کا وقت ہو تو سجدہ آنے کی بجائے بازار کو ترجیح دی جائے۔ معاملات اور عام کاروبار زندگی میں دینی مفادات دین کے تقاضوں پر مقدم ہو جائیں ہر شخص خود کو ذمی رائے، عقل مند اور دانا سمجھنے لگے۔ اپنی رائے پر فخر و ناز کرے اور خود کو افلاطون زمانہ سمجھے، حق کو صرف اپنی ہی رائے میں منحصر سمجھے۔ تو ایسے حالات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو "فعلیک یعنی بنفسک ودع عنک العوام" کا لائحہ عمل دیا ہے۔ کہ انسان دوسرے کے پیچھے پڑنے، دوسروں کی اصلاح کرنے کی بجائے اپنی فکر کرے۔ جب ہم نے حضرت شیخ مدنی سے یہ حدیث سنی تو خوش ہوئے۔ اور میں نے عرض کیا حضرت! اب تو ماثر اللہ مسئلہ آسان ہو گیا ہے۔ بظاہر یہ دور بھی وہی ہے جس کی حدیث میں نشاندہی کی گئی ہے اب ہم اپنے ذکر و فکر اور اپنی اصلاح کریں گے۔ دوسروں کے درپے نہ ہوں گے۔ حضرت شیخ مدنی کو یہ بات ناگوار گذری چہرہ اقدس متغیر ہوا۔ اور بجلال آمیز لہجہ میں ارشاد فرمایا۔

تمہاری یہ باتیں بے ہمتی اور پست حوصلگی کا پتہ دیتی ہیں اور اپنی پست ہمتی کو حدیث کی اوٹ میں چھپانا چاہتے ہو۔ ارشاد فرمایا۔

ابھی وہ زمانہ نہیں آیا جو اس حدیث کا مصداق قرار پاتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں دیکھو ہزاروں طلبہ موجود ہیں جو گھر بار چھوڑ کر، آرام و عشرت ترک کر کے، اللہ کی راہ میں جان، مال اور وقت خرچ کر رہے ہیں، سارا دن ادب سے بیٹھے ہماری باتیں سنتے ہیں۔ فرمایا آج کے دور میں بھی خواص کے علاوہ الحمد للہ عوام بھی دین کی بات سنتے اور دینی سواغظ پر کان دھرتے ہیں۔ علماء اور ائمہ مساجد و رسول میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ان کے ارشادات سے مستفیض ہوتے ہیں شیخ مدنی نے آخر پر اپنے مخصوص محبوبانہ لہجہ میں ارشاد فرمایا۔

بے ہمتی اور پست حوصلہ نہ بنو، جلد باز بھی نہ بنو۔ خلق الانسان من غل۔ دیکھو، دین کے ان خاص شیعہ ایموں (طالبان علوم نبوت) میں کام کر دینے مستقبل میں دینی اور مذہبی رہنما ہیں۔

تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔

حضرت شیخ مدنی نے ہمیں یابوسی سے بچالیا اور غلط اقدام کی نوبت نہ آئی۔ اور الحمد للہ اب بھی وہی صورت حال ہے۔ اس لئے محنت کرنی چاہئے۔ دارالعلوم حقانیہ اور ملک کے دیگر بڑی جامعات میں جو سینکڑوں

طلبہ موجود ہیں۔ ان کی اصلاح و تہذیب کی فکر سائنڈہی نے کرنی ہے۔ آپ محنت کریں جب تلاش کرو گے تو ان پھٹے پرانے کپڑوں اور بوسیدہ لباس میں شیر خفتہ آپ کو مل جائیں گے۔ آپ کام کریں۔ میں تو اب بوڑھا ہو چکا ہوں۔ معذور ہوں۔ میں آپ کی کامیابی کی دعائیں کرتا رہوں گا۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی اور ناصر ہو۔

بصارت میں برکت کا وظیفہ | ۸ جنوری ۱۹۸۵ء ایک صاحب نے کمزوری نظر کی شکایت کی۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ "یا نور" پڑھ کر ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے انہیں آنکھوں پر پھیر لیا کریں علاوہ ازیں اکابر نے

۱- فَكشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (۲۳)

۲- اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (خوسر ۳۴)

پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنا از دیا و بصارت کے لئے مفید بتایا ہے۔

آفات و مصائب سے ^{ارشاد فرمایا} ۸ جنوری ۱۹۸۵ء حضرت عثمان رضی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ حفاظت کی ایک دعا علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ جو شخص روزانہ صبح اور شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرے تو اسے کسی قسم کی مضرت اور تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اور نہ وہ پریشان کن حادثات سے دوچار ہوگا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو وہ دعا یوں تلقین فرمائی۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

اس اللہ کے نام سے جس کے مبارک نام سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز ضرر اور تکلیف نہیں پہنچا سکتی وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا،

یہ حدیث جب محدث ابان نے اپنے حلقہ تلامذہ میں بیان فرمائی تو دورانِ درس ان کے ایک شاگرد خاص نظر سے گھور گھور کر انہیں دیکھنے لگے۔ محدث ابان ان کے گھور کر دیکھنے کی وجہ سمجھ گئے۔ دراصل دیکھنے والے کے دل میں یہ اعتراض آگیا تھا کہ جب حضرت عثمان رضی سے آپ نے یہ حدیث اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد سن لیا تھا تو یقیناً آپ نے اسے اپنے روزانہ معمول، وظیفہ بنا لیا ہوگا تو پھر آپ پر فالج کا حملہ کیونکر ہوا۔ جب کہ حدیث میں یہ دعا کے پڑھنے والے کے لئے ہر عیب و نقص سے حفاظت کی ضمانت ہے۔ جب کہ محدث ابان فالج زدہ تھے۔ محدث ابان نے جواب میں فرمایا:-

کہ حدیث بالکل صحیح ہے اور اس میں جو وعدہ ہے وہ برحق ہے۔ میرے ساتھیوں معاملہ پیش آیا کہ ایک روز کسی معاملہ کی وجہ سے میں غصہ میں تھا اور غصہ مجھ پر اتنا غالب تھا کہ میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا۔ اسی روز اس فالج کا حملہ ہو گیا۔ دراصل یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔ چونکہ اللہ کی طرف سے مجھ پر فالج کا حملہ ہونا مقرر تھا اس لئے اس دعا پڑھنا بھلا دیا گیا۔

ایک علمی مذاکرہ | ۱۵ جنوری ۱۹۸۵ء - قدیم دارالعلوم حقانیہ (مسجد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ) حقائق اسنن اور بعض دوسرے اہم مسودات حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ساعنت فرما رہے تھے کہ اچانک کلاچو کے حضرت مولانا قاضی عبدالکرم صاحب تشریف لائے۔ سعودی عرب سے مہمان جناب عبدالحنان صاحب اور بعض دوسرے رفقاء بھی ان کے ہمراہ تھے جناب عبدالحنان صاحب وہی خوش نصیب ہیں جن کی مساعی اور وساطت سے حجرا سود سے خطوط کا پریشان کن مسئلہ حل ہوا۔

شیخ الحدیث مدظلہ نے قاضی صاحب سے فرمایا۔
آپ ماشاء اللہ باہمت ہیں دینی اور ملی مسائل میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ آپ کے حالیہ دینی ”دینی پیغام“ سے بھی مسرت ہوئی۔ اللہ پاک اجر عظیم سے نوازے۔ میں اولاً تو بے ہمت ہوں ثانیاً ضعف اور پیرانہ سالی ہے دماغ، اعضا، اور جوارح اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ بینائی کمزور ہے اور پاؤں بھی ساتھ نہیں دیتے۔
حضرت قاضی صاحب نے عرض کیا۔ حضرت! آپ کا محض وجود بھی بہت بڑی غنیمت اور بے پناہ خیر و برکت کا باعث ہے۔

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ فلما خیر تبینت الجن ان لو كانوا يعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین۔ توجہ :- پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنوں نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی تونہ رہتے ذلت کی تکلیف میں۔ کی تفسیر کے دوران فرمایا کرتے تھے کہ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات اللہ والوں کی بے جا نعنش اتنے اہم کام کر جاتی ہے جو زندوں میں ہزار کوشش سے بھی انجام نہیں پاتے۔

حضرت عثمانیؒ لکھتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جنوں کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس کی تجدید کرا رہے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت آپہنچی ہے تو جنوں کو نقشہ بنا کر آپ ایک شیشہ کے مکان میں در بند کر کے عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ جیسا کہ آپ کی عادت تھی کہ مہینوں غلویت میں رہ کر عبادت کیا کرتے تھے اسی حالت میں فرشتہ نے روح قبض کر لی۔ اور آپ کی نفس مبارک لکڑی کے سپارے کھڑی رہی۔ کسی کو آپ کی وفات کا احساس نہ ہوا۔ وفات کے بعد مدت تک جن بدستور تعمیر کرتے رہے جب تعمیر پوری ہو گئی تو جس عصا پر ٹیک لگا رہے تھے گھن کے کھانے سے گرا تب سب کو وفات کا حال معلوم ہوا۔ (عق ح)

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا، یہ آپ کا حسن ظن ہے اللہ تعالیٰ اس کا اہل بنائے۔
صحت کی کمزوری، عوارض اور امراض کے ہجوم کی وجہ سے جو درس و تدریس اور دینی خدمات کے مواقع کم
ونہے جارہے ہیں۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناشکری کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ نے جو عظیم نعمتیں عطا فرمائی ہیں
ان کا کما حقہ شکریہ ادا ہو سکتا ہے۔ کہاں ہم گناہ گار اور کہاں اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم نعمتیں، مسجد و مدرسہ کی
پرکھیت ایمانی اور روحانی زندگی، بخاری اور ترمذی کی احادیث پڑھنے اور پڑھانے کی عظیم نعمت اس پر مستزاد
ہر حال اب تو اللہ سے یہی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ناشکری معاف فرمائے۔

جلسہ جاری تھی حضرت قاضی صاحب موصوف، بعض مہمان فضلا دارالعلوم کے ایک دو اساتذہ، طلبہ اور
مافرین ہمہ تن گوش تھے۔ اسی سلسلہ کلام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک مرتبہ دارالعلوم دیوبند میں اکابر اساتذہ کا اجتماع ہوا۔ مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ ہر سال
دورہ حدیث میں بعض ایسے طلبہ کو بھی داخلہ مل جاتا ہے جو ضابطہ اور بظاہر تعلیمی معیار کے لحاظ سے اس کے اہل
نہیں ہوتے لہذا داخلہ کے ایام میں ضابطہ کی پابندی اور داخلے کا امتحان لیتے وقت قدرے سختی ضرور ہونی چاہئے تاکہ
ایسے طلبہ کو داخلہ مل سکے جو واقعہً اس کے اہل اور مستحق ہوں۔ اس موضوع پر جب تمام اکابر علما اور اساتذہ نے
سیر حاصل بحث کی تو آخر میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے جو اس اجلاس میں تشریف فرما تھے
مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

اس گئے گزرے دور میں بھی جب ایک طالب علم قانونی ضابطہ کے مطابق موقوف علیہ تک نصاب کی کتابیں
پڑھ لیتا ہے اس کے بعد وہ بخاری، ترمذی اور صحاح ستہ کی کتب حدیث پڑھنے کے لئے دورہ حدیث کے سال
دورہ راز کی مسافت طے کر کے یہاں آنے کی مشقت اٹھاتا ہے۔ اخراجات برداشت کرتا ہے اور سارے دن درس
حدیث میں حاضر رہنے، دو زانو بیٹھے رہنے کی تکلیف اٹھاتا ہے۔ یہ بھی اس کا بہت بڑا امتحان، داخلہ کا انٹرویو
اور ایک قسم امتحان کی سختی ہے جو بہت بڑی غنیمت ہے۔ ایسے ہی طلبہ اور شائقین و مخلصین کے لئے دارالعلوم
دیوبند کھولا گیا ہے۔ آخر یہاں امام احمد بن حنبل، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی نے تو داخلہ نہیں لینا اور اس دور
میں انہیں لاؤ گے کہاں سے۔ اس پر شکر کرنا چاہئے کہ آج حدیث پڑھنے کے لئے طلبہ تو مل جاتے ہیں۔

جہاد افغانستان | ۵ جنوری ۲۰۲۰ء افغان مجاہدین کا ایک بہت بڑا قافلہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ۸۰ سے زائد افراد کی اس جماعت کی قیادت مولانا صدیق اللہ صاحب کر رہے تھے
جناب سید رسول معاون۔ جناب اعلیٰ محمد شاہ کماندان۔ جناب عبدالصیر صاحب امیر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ قافلہ
کے شرکاء چونکہ کل محاذ جنگ پر روانگی کا تہیہ کر چکے تھے اس لئے صبح سویرے جناب محمد جان صاحب کے واسطے

سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہونے اور ان سے دعا لینے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ عصر کی نماز حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ہمراہ پڑھی۔

قائد و فدر نے جہاد میں کامیابی اور میدان کارزار میں پڑھے جانے والے مسنون وظائف اور اذکار کی اجازت چاہی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے آج بھی سب کو وہی وظیفہ بتایا جو ہمیشہ کا معمول ہے اور الحق میں شائع ہوتا رہا ہے۔ البتہ ایک مزید چیز کا اضافہ فرمایا وہی قارئین کے پیش خدمت ہے۔

ارشاد فرمایا۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ اپنے درس میں طلبہ سے فرمایا کرتے تھے کہ جنگ شروع ہونے اور جہاد کی ابتداء میں یہ دعا پڑھا کرو۔ رہنا افرغ یلینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل اور مسجد قبا (سعودی عرب) کے سابق امام جناب مولانا نصر اللہ ترکستانی نے عرض کیا۔ حضرت صحیح ہے میں نے حضرت لاہوریؒ سے یوں ہی سنا تھا۔ یہ میری زمانہ طالب علمی کے درجہ موقوف علیہ کا سال تھا۔ اسی سال جب میں نے آپ سے دورہ تفسیر کرنے کے لئے مشورہ لیا تو آپ نے حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کی رہنمائی فرمائی تھی۔ اور آپ نے ان کے نام میرے داخلے کا سفارشی خط بھی عنایت فرمایا تھا۔ خط پر آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا ”طالب دعا عبدالحق“۔ جب حضرت لاہوریؒ کی ان الفاظ پر نظر پڑی تو بے ساختہ ہکا ر اٹھے۔

”مولانا عبدالحق صاحب سے عرض کر دیجئے گا کہ طالب دعا تو میں ہوں۔ طالب دعا تو میں ہوں۔ طالب دعا تو میں ہوں“ بالہ یاد ان کلمات کو وجد کے انداز میں دہراتے رہے۔

افغان مجاہدین کا تذکرہ ہو رہا تھا حضرت شیخ الحدیث نے ارشاد فرمایا۔ جس مجلس میں مجاہدین کا ذکر خیر ہوتا ہو تو وہ مجلس بھی مبارک ہے ایسی مجالس پر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انوار تجلیات اور برکات نازل ہوتے ہیں۔ یہ سب مجاہدین کے مخلصانہ عمل جہاد کی عزت افزائی ہے۔ مجاہدین جب شہید ہوتے ہیں تو ان کی روہیں جنت کی حوروں کی گود میں ہوتی ہیں۔ شہداء عذاب قبر، جہنم کی گرمی اور شربت ہول سے محفوظ ہوتے ہیں۔ بغیر عاسبہ کے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

جی چاہتا ہے کہ اپنا سب کچھ اولاد اور جان تک مجاہدین پر قربان کر دوں۔

پھر مجلس کے اختتام پر وجد آفرین اور والہانہ انداز میں افغانستان کی آزادی اور مجاہدین کی کامیابی کے لئے طویل دعا فرمائی۔

جب مجاہدین کا یہ قافلہ رخصت ہونے لگا تو حضرت نے فرداً فرداً سب کو اپنے دست مبارک سے رقم عنایت فرماتے رہے اور فرمایا ہمارا یہ حقیر نذرانہ بھی قبول کرتے چلنے ۛ